بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اشارات

سارے ہی عالم اسلام میں اسلام کے اُبھرنے میں نہایت مؤثر رکاوٹ یہ ہے کہ مخالفِ شریعت اقلیتیں، مغرب پرست غیر مسلم اقلیتیں، سوشلسٹ انقلاب پسند اور فرنگی استعمار کے پالے پوسے ہوئے لادینیت پسند اور مفاد پرست اور بندگانِ نفس قسم کے مسلمان یہ سب مل کر ہر جگہ خفیہ سازشوں سے، تخریبی کارروائیوں سے، اور لادینیت پرست ذرائعِ ابلاغ پر قابض ہونے کی وجہ سے پوری قوتِ تشہیر کے علاوہ حقائق کی مسخ کردہ تصاویر پیش کر کے مخالفِ شریعت بنکروں سے مسلمان اکابر اور مسلمان عوام پر حملے کر رہے ہیں اور مظاہروں کا سروسامان تیار بر تیار رکھتے ہیں۔ ان کے ساتھ کوتاہ بیں جدت مآب خواتین کی قوتیں بھی شامل ہو جاتی ہیں۔ اور پھر اس سارے معرکۂ انسدادِ شریعت کو اسرائیل، روس، امریکہ اور پوری یورپی برادری کی سرپرستی حاصل ہے ——— سب سے بڑھ کر پروپیگنڈا کی صورت میں، فنڈز کی فراہمی کی صورت میں اور جہاں ضرورت ہو، اسلحہ کی خفیہ فراہمی کی صورت میں۔

اتنا مشکل ہے۔ نفاذِ شریعت کا معرکہ ——— کوئی سوئچ نہیں کہ آپ دبا دیں تو ہر طرف روشنی پھیل جائے گی۔

ایک مثال سوڈان میں ہمارے سامنے ہے۔ مہدی سوڈانی کے اس دیس میں تحریک اسلامی کی ایک لمبی تاریخ ہے۔ اور یہ ساری تاریخ آج اس صورتِ حال میں سکڑ آئی ہے کہ نفاذ شریعت کا مسئلہ سیاست کے دائرے میں داخل ہونے کے بعد ہر شخص اور پارٹی کو مجبور کر چکا ہے کہ یا تو وہ اُس کا ساتھ دے، یا اس کی مخالفت کرے۔ اس ساری کشمکش میں اور جو کچھ ہو عوام کی اکثریت نفاذِ شریعت کے حق میں رہی۔ اِسی

کا نتیجہ تھا کہ صدر نمیری کو ستمبر ۱۹۸۳ء میں قانونِ شریعت کو سامنے لانا پڑا۔ پھر اپریل ۱۹۸۵ء میں اس کے دور کے خاتمے کے بعد ایک بار پھر مخالفین نے معرکہ کو تیز کر دیا جواب تک جاری ہے۔

مشہور لیڈر حسن ترابی نے ۱۳ر جولائی کو مجوزہ قانونِ شریعت کو کابینہ کے سامنے رکھا۔ یہ قانون کے بعض ایسے حصوں کو تبدیل کر دیتا ہے جو شریعت کے مطابق نہ تھے اور آئندہ کے لیے اصل مسلمہ احکام و حدودِ شریعت کو سامنے لاتا ہے۔ اِس مجموعۂ قوانین کو جلدی سے لشتم پشتم نہیں بنا دیا گیا بلکہ حکومت کی سابق رپورٹوں اور علماء اور مسلم قانون دانوں کی بین الاقوامی مجلس کے جائزوں، عبوری حکومت کے بنائے ہوئے مسودہ ہائے قانون، مصر، پاکستان اور عرب ممالک کے فوجداری قوانین اور الازہر کے اور عرب لیگ کے تیار کردہ خاکوں پر اچھی طرح غور کیا گیا ہے۔

اِس قانون میں شریعت کی ساتوں حدود شامل ہیں۔ یہ ایک اجمالی مسودہ ہے جو "ڈبل سپیس" ٹائپ کے ۲۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں صرف ۸۸ دفعات ہیں جنہیں ۱۸ سیکشنوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ۳۱ میں فقہائے سلف کی مصطلحات کو شامل کیا گیا ہے۔

رائے عام کا سیاسی اندازہ کرنے کے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ جنوبی سوڈان میں ۱۰ فی صد عیسائی ہیں (کلیسا کے دعوے کے مطابق ۲۷ فی صد) ۱۰ فی صد مسلم ہیں اور ۸۰ فی صد توہم پرست۔

اِس پوری جنوبی آبادی کو حدود سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔ امام ابوحنیفہؒ اور ان کے دو مؤقر شاگردوں کے متفقہ مسلک کی روشنی میں جنوبی آبادی کے لیے تعزیر ہوگی۔[1]

---

[1] واضح رہے کہ مصر، سوڈان، نائیجیریا یا تنزانیہ اور انڈونیشیا و ملائشیا میں ہر جگہ صلیبی مشنریوں نے اپنے اداروں اور لٹریچر کے جال پھیلا رکھے ہیں۔ اور قدیم اوہام پرست قبائل یا کلی طور پر جاہل قسم کے بعض مسلمانوں کو پھانس کر ہر اہم مسلمان ملک میں اپنے مضبوط اڈے بنا لیے ہیں۔ مشنری اداروں اور بیرونی عیسائی حکومتوں کی مدد سے عیسائی نسلوں کو اعلیٰ تعلیم سے آراستہ کر کے حکومت اور فوج کے اونچے عہدوں تک پہنچا دیا ہے۔ اپنی بظاہر سوشل اور مذہبی مگر درحقیقت سیاسی تنظیمیں قائم کر رکھی ہیں، باہر سے اس مقصد کے لیے روپیہ چلا آرہا ہے کہ جس شخص کو چاہیں خرید لیں، اسلحہ کے ذخائر موجود ہیں، (باقی بر صفحہ آئندہ)

اب ذرا مخالفِ شریعت محاذ کا جائزہ لیجیے۔

— کمیونسٹ پارٹی۔

— بعث سوشلسٹ پارٹی۔

— لفٹسٹوں کی M L P S یعنی ساؤدرن لبریشن موومنٹ۔ (یعنی اس کا تو منشا ہی یہ ہے کہ جنوبی سوڈان کو الگ ریاست بنایا جائے) - یہ جماعت مارکسی ایتھوپیا کی پشت پناہی سے پچھلے ۵ برس سے گوریلا جنگ لڑ رہی ہے۔ صلح کی گفتگو کے لیے میز پر بیٹھنے کے لیے شرطِ اول یہ ہے کہ شریعت کو منسوخ کیا جائے۔

سوڈان کے متعلق لادینیت پسندوں، سوشلسٹوں، ناصریوں اور کمیونسٹوں نے دو تین ہفتے پہلے لندن میں ایک میٹنگ کی جس میں شریعت کی مخالفت کی گئی۔ لفٹیوں کے زیرِ تسلط آئی ہوئی بار ایسوسی ایشن خرطوم نے اپنا پلیٹ فارم ہر اس شخص کے لیے کھول دیا ہے جو شریعت کی مخالفت کرنا چاہتیں۔

سوڈان کونسل آف چرچز (S.C.C.) نے شریعت لا کے سامنے آنے سے قبل ۱۵ جولائی کو اپنے ایک سیاسی بیان میں نئے قانونِ شریعت کو پیشگی مسترد کیا ہے۔ ان کا اعتراض یہ ہے کہ شریعت غیر مسلموں کو ان کے اپنے کلچر اور عقائد کے مطابق زندگی بسر کرنے کے حق سے محروم کرتی ہے۔ حالانکہ پورا جنوبی سوڈان قانونِ شریعت سے مستثنیٰ کر دیا گیا ہے اور اُن کو نیا قانون کسی بھی پبلک سرگرمی سے نہیں روکتا۔

بڑی مشکل یہ ہے کہ بیرونی تنظیمیں اور مغرب کی پروپیگنڈا مشینری یہاں کے مخالفین سے کم تعصب زدہ نہیں ہیں۔ اور تو اور، ایمنسٹی انٹرنیشنل نے بڑی تیزی دکھا کر سوڈان کے حالات سے متعلق ایک رپورٹ

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ)

مغربی ثقافت کے پھیلاؤ کے ذریعے مسلمانوں کو نامسلم بنا کر اپنے سانچے میں ڈھالنے کا پروگرام جاری ہے۔ جہاں کہیں یہودی، قادیانی یا مخالفِ اسلام فرقے یا لادینیت پسند اور مغرب پرست افراد مل جاتے ہیں، ان کو صلیبی سانپ فوراً نگل لیتا ہے۔ یہی کچھ سوڈان میں بڑے زور شور سے ہوتا چلا آ رہا ہے۔

لکھ مارہی جس میں "شریعت" کو "ظالمانہ"، "غیر انسانی" اور "ذلیل کن" قرار دیا گیا ہے۔

قانونِ شریعت کی حامی قوتیں یہ ہیں:

— نیشنل اسلامک فرنٹ۔

— اُمّہ پارٹی۔

— ڈیموکریٹک یونینسٹ پارٹی۔

مجموعی طور پر ۲۶۵ نشستوں کے ایوان میں ان کو ۲۱۷ حاصل ہیں۔ چند افراد ایسے ہوں گے جو شاید ووٹ نہ دیں۔ پھر بھی تینوں جماعتوں کی اکثریت خاصی بھاری ہے۔

سب سے اہم یہ کہ ملک بھر کی مسلم اکثریت (۵۰ فی صد) کی عوامی پشت پناہی متذکرہ شریعت محاذ کو حاصل ہے۔

مگر مخالف شریعت عناصر کی اچھل کود اور شور شرابا خاصا پُر زور ہے، خصوصاً اس کے ساتھ بیرونی تنظیموں اور مغربی پروپیگنڈا کی طاقت شامل ہے اور بوقت ضرورت انہیں سیاسی معاونت بھی مل سکتی ہے، بلکہ وہ خانہ جنگی کا طوفان بھی اُٹھا سکتی ہیں۔

اِن حالات میں سوڈان کے علمبردارانِ شریعت کی خواہش یہ ہے کہ عالمِ اسلام کے ہر گوشے سے ہمیں بھی پُر زور حمایت حاصل ہو، ہمارے ذرائع ابلاغ کام کر سکتے ہیں، جلسے ہو سکتے ہیں، ریزولیوشن بھیجے جا سکتے ہیں، مخالف تنظیموں کے سربراہوں کو خاص خطوط لکھے جا سکتے ہیں (جن کا شائع ہونا ایک مسئلہ ہے) سوڈان، مصر، سعودی عرب، لندن اور دوسرے مناسب مقامات پر کانفرنسیں منعقد کر کے اسلامی محاذ کو مضبوط کیا جا سکتا ہے۔"

مگر یہاں تو یہ حال کہ نہ کبھی کوئی مضمون چھپتا ہے، نہ کوئی بحث ہوتی ہے، یہاں تو اخبارات اچھی خاصی سپیس عورتوں کے بال بنانے کے طریقوں اور لباس کی نت نئی تراش خراش اور میک اپ کے فن پر خرچ کر دیتے ہیں۔ دُنیا کے ہر گوشے کے مسلمان مصیبت میں مبتلا ہیں۔ ان پر کوئی سلسلہ مباحث نہیں چلتا، ان پر اداریے نہیں آتے، ان پر فورم نہیں بُلائے جاتے، ان پر نمبر نہیں نکالے جاتے۔

یہاں تو خود وہی صورتِ حالات درپیش ہے جو سوڈان میں ہے۔ حامیٔ شریعت اور مخالفِ شریعت محاذ بنے ہوئے ہیں، تیر اندازی ہو رہی ہے، ذرائع ابلاغ بھی زیادہ تر مخالف قوتوں کے قابو میں ہیں، یہاں بھی متعدد قوتیں ایسی موجود ہیں جو باہم مل کر مخالفِ شریعت کے اتحاد قائم کریں گی۔ تو لادینیت کے جھنڈے بلند ہوں گے اور پھر فضاؤں میں آواز گونجے گی کہ "پاکستان کا مطلب کیا، لا اِلٰہ اِلّا اللہ"۔

احتیاط

ترجمان القرآن میں ضرورتِ استدلال کے لیے آیات و احادیث شائع ہوتی رہتی ہیں۔ قارئین سے گذارش ہے کہ جن اوراق پر آیات و احادیث ہوں۔ ان کا خاص احترام ملحوظ رکھیں۔

(ادارہ)